سوال

(107) عورتوں کا سر کے بال چھپائے رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے اور بعض دوستوں کے درمیان عورتوں کے سر چھپانے کے سلسلے میں بحث چھڑی ہوئی ہے۔ میرے بعض دوستوں کا کہنا ہے کہ عورتوں کا سر چھپانا ضروری نہیں ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سر چھپانے کے سلسلے میں قرآن وحدیث کی کوئی واضح دلیل نہیں ہے۔ آپ سے تسلی بخش جواب مطلوب ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسلم معاشرے کے لیے یہ بات کسی فتنے سے کم نہیں ہے کہ ان باتوں کو موضوع بحث بنالیا جائے جو یقینی ہیں اور ان پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔ اس بحث کی آڑ لے کر وہ لوگ بڑے بڑے گل کھلاتے ہیں۔ جو اسلام کے دشمن ہیں اور ہمارے مذہبی امور میں شک وشبہ ڈالنا چاہتے ہیں۔

یہ بات یقینی ہے کہ ہر دور میں تمام علماء فقہاء کا اس بات پر اتفاق رہا ہے کہ عورتوں کا بال وہ زینت ہے، جس کے چھپانے کا حکم قرآن میں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ اجنبی مردوں کے سامنے بال کا کھولنا کسی طور پر جائز نہیں ہے۔ قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے:

وَلا يُبدينَ زينَتَهُنَّ إِلّا ما ظَهَرَ مِنها   ٣١ ... سورة النور

''اور اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کریں بہ جز اس کے جو خود ظاہر ہو جائے''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی زینت غیر محرموں کے سامنے نہ کھولیں سوائے اس زینت کے جو خود بہ ظاہر ہو جاتی ہے۔ کسی بھی عالم دین نے یہ نہیں کہا ہے کہ بال بھی اس زینت میں شامل ہے جو خود بہ خود ظاہر ہو جاتی ہے۔ خود بہ خود ظاہر ہونے والی زینت سے کیا مراد ہے اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس سے مراد عورت کا لباس ہے۔ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے نزدیک اس سے مراد چہرہ، ہتھیلی اور لباس ہے۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ عورت ہر ممکن طریقے سے اپنے آپ کو مکمل چھپانے کی کوشش کرے، لیکن اس کے باوجود اگر کچھ ظاہر ہو جاتا ہے تو یہ بات قابل معافی ہے اور "إِلّا ما ظَهَرَ مِنها" سے یہی مراد ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے پاس آئیں۔ ان کے بدن پر باریک لباس تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر چہرہ

دوسری طرف پھیر لیا اور فرمایا کہ اے اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا !جب عورت حیض کی عمر کو پہنچ جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ ظاہر نہیں ہونا چاہیے سوائے اس کے ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ اور ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔اس حدیث سے واضح ہے کہ چہرہ اور ہاتھ کھولے رکھنا جائز ہے۔

آیت مذکورہ میں اللہ کا حکم ہے کہ :

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ

''عورتوں کو چاہیے کہ اپنے سینوں پر دوپٹا ڈال لیں''

اس آیت میں "خمار" کے استعمال کا حکم ہے۔عربی زبان میں خمار اس کپڑے کو کہتے ہیں جس سے سر ڈھکا جاتا ہے۔حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ عورتوں کے لیے خمار ویسے ہی ہے جیسے مردوں کے لیے عمامہ۔آیت میں بھی خمار سے مراد وہ اوڑھنی ہے جو عورتیں سروں پر رکھتی ہیں۔اس کی دلیل اس آیت کا سبب نزول بھی ہے۔

اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ پہلے عورتیں دوپٹا اپنے سر پر رکھتی تھیں اور دوپٹا کا باقی حصہ پیچھے کی طرف لٹکا لیتی تھیں۔اس کی وجہ سے ان کا سینہ کھلا رہتا تھا۔اس پر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ سر کے دوپٹے کو پیچھے کرنے کے بجائے سینہ پر رکھ لیا کرو تاکہ سینہ ڈھکا رہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

عورت اور خاندانی مسائل، جلد: 1، صفحہ: 241

محدث فتویٰ